Journal of Urdu Literature and Indigenous Languages(Julil)
www.julil.org
editor@julil.org
Volume 2, Issue 1(January to June 2023)
ISSN Online: 3005-978X
ISSN Print: 3005-9771

ڈاکٹر تبسم کاشمیری:سوانح وتصنیفات

Dr. Tabassum Kashmiri: Life & Work

محمد ذیشان وکیل
وزیٹنگ لیکچرار، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Muhammad Zeshan Wakeel
Visiting Lecturer, Department of Urdu, GC University, Lahore

Abstract:
Tabssum Kashmiri is one of the famous writers of the present time. You have a multifaceted literary personality. He spent twenty three years at Osaka University, Japan. He has the honor of being a poet, author of literary history, research and critical books and author of more than a hundred articles. This article unveils various aspects of Dr. Tabssum Kashmiri's life. At the end of the article, a list of Puranic works and especially articles is listed with full references. In 1974, Dr. Tabsum Kashmiri's mother died. In December 1981, Dr. Tabsum Kashmiri went to Osaka, Japan as a Visiting Professor of Urdu, Osaka University of Foreign Studies. During this time, his research and critical articles continued to be published in various magazines and journals, apart from his works, Urdu in Japan, Nohe Takht Lahoor (Poetry), Kasani Barash Mein Dhup (Poetry), Editing of Abi Hayat, Literary Research. Usul, Kasba Kahani (novel), Larashad, Bazgeshton Ke Bridge (poetry), Parinde Phul Talab (Poetry Collections), besides the history of Urdu literature, the Urdu-Japanese Dictionary is also a memory of the founding of Japan.
Keywords: Tabssum Kashmiri, literary personality, Urdu literature, Urdu-Japanese Dictionary, founding of Japan

ادبی حوالے سے عصرِ حاضر کی متنوع جہات کی حامل، پرانی روایات سے متنفر اور جدید ادبی رجحانات سے لیس تخلیقی شخصیت، جب وہ تحقیق کے میدان میں قدم رکھتے ہیں تو وہ جدید اصول تحقیق پر کاربند نظر آتے ہیں، اگر تنقید کی بات کی جائے تو ان کے ہاں تخلیقی تنقید کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں۔ اسی طرح تخلیق کے میدان میں چاہے وہ شعر وشاعری ہو یا نثر (ناول نگاری) ان کے ہاں پائے جانے والے منفرد موضوعات اور اندازِ تحریر انہیں نہ صرف اپنے ہم عصروں سے ممتاز بناتا ہے بلکہ آئندہ کے محققین، ناقدین اور مؤرخین کی بھی راہنمائی کرتا ہے۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی میں سامنے آنے والی اس کثیر الجہت ادبی شخصیت کا نام ڈاکٹر تبسم کاشمیری ہے۔ اس وقت ادبی رجحانات تیزی سے بدل رہے تھے، پرانی شاعری کی جگہ نئی شاعری قدم جمارہی تھی، جدید اردو افسانہ نگار سامنے آ رہے تھے اور تحقیق وتنقید کے درمیان دشمنی بھی عروج پر تھی۔

ڈاکٹر تبسم کاشمیری ۲۹ جنوری ۱۹۴۰ء کو امر تسر میں پیدا ہوئے۔[1] جب کہ کاغذات میں ان کی تاریخِ پیدائش یکم اپریل ۱۹۴۰ء درج ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ ان کا اصل نام محمد صالحین جب کہ قلمی نام تبسم کاشمیری ہے۔ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق کشمیر سے تھا جو دو صدی قبل کشمیر سے ہجرت کر کے امر تسر آباد ہو گئے تھے۔ ان کے والد محمد شفیع متوسط درجہ کے کاروباری شخص تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر ٹھیکیداری، پراپرٹی بزنس کو ذریعہ معاش بنایا۔ ان کا خاندان مذہبی سے زیادہ صوفیانہ روایات

کا پاسدار ہے۔ بزرگانِ دین سے محبت و عقیدت ہمیشہ سے ان کے بڑوں کا شعار رہی ہے۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری کے والد محمد شفیع نے ہوشیار پور کے صوفی بزرگ حضرت خواجہ دیوان محمد کے دست پر بیعت کی اور ساری زندگی اپنے پیرو مرشد کی محبت و عقیدت میں گزاری۔ ان کی والدہ محترمہ انتہائی حلیم الطبع، صابر و شاکر، صوم صلاۃ کی پابند اور گھریلو خاتون تھیں۔ انہوں نے ساری زندگی خاندانی و روحانی روایات کی پاسداری میں گزاری۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے جب ہوش سنبھالا یہ فسادات کا زمانہ تھا۔ لوگوں میں بے یقینی کیفیت بہت عام تھی۔ فسادات سے متعلق انٹرویو میں کہتے ہیں:

> "تقسیم کے دنوں میں مجھے یاد پڑتا ہے کہ فسادات اتنے زیادہ تھے کہ ہم سکول نہیں جاسکتے تھے اور مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ میں دوسری جماعت میں سکول بھی جاسکا تھا یا نہیں یعنی پہلی جماعت پڑھنے کے بعد۔ اس زمانے میں فسادات میں اتنی تیزی آگئی تھی کہ بچوں کا سکول جانا محال ہو گیا تھا۔"(۲)

۴۷ء کے فسادات نے لاکھوں خاندانوں کو بُری طرح متاثر کیا۔ لیکن خوش قسمتی سے ڈاکٹر تبسم کاشمیری کے والد کا کچھ فوجی آفیسروں سے دوستانہ تھا انہوں نے بحفاظت ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ہی کے روز انہیں لاہور کے والٹن کیمپ میں پہنچا دیا۔ کچھ عرصہ لاہور رہنے کے بعد ان کے والد بمع اہل و عیال راولپنڈی چلے گئے اور پھر وہاں سے کراچی اور پھر کراچی سے واپس راولپنڈی آ گئے۔ ان حالات میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کے لیے تعلیم جاری رکھنا انتہائی دشوار تھا، لیکن کراچی سے واپس راولپنڈی آنے کے بعد انہیں ایک ٹیوٹر کے حوالے کر دیا گیا، انہوں نے بڑی محنت اور لگن سے پڑھایا جس کے نتیجہ میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کا داخلہ پانچویں جماعت میں ہو گیا۔ انہوں نے مڈل میں مولوی نورالحسن سے فارسی پڑھی۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر سید نیاز احمد ترمذی ایک ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ان کی بے لوث محبت اور ہمدردی نے ڈاکٹر تبسم کاشمیری کو بے حد متاثر کیا۔ انھوں نے مسلم ہائی سکول، راولپنڈی سے ۱۹۵۷ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک میں انہوں نے اردو کو بطور اختیاری مضمون کے پڑھا یہی وہ زمانہ تھا جس میں ان کا رجحان ادب کی طرف ہوا۔ بعد ازاں ان کا پورا گھرانہ لاہور شفٹ ہو گیا اور اسی شہر کو اپنا مستقل مسکن بنالیا۔

ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور سے ۱۹۶۰ء میں انٹر میڈیٹ کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ اس دوران انھوں نے کالج میگزین اور اس دور میں ہونے والی ادبی سرگرمیوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ زمانۂ طالب علمی کے اس دور میں ان کی دلچسپی کا محور انیسویں صدی کے ادبی و سیاسی حالات تھے اور ان سے واقفیت کا بہترین ذریعہ اخبارات کی صورت میں موجود تھا۔ اخبار بینی ہی کے نتیجہ میں زمانۂ طالب علمی کے یادگار ان کے مضامین "لاہور پنچ لاہور کا ایک مزاحیہ اخبار"، "پاکستان کا پہلا اردو اخبار کوہ نور"، "انیسویں صدی میں پنجاب کا مزاحیہ اخبار دہلی پنچ" اور اخبارات ہی سے اکٹھی کی گئی معلومات پر مشتمل "۱۸۸۳ء میں پارسی الفنسٹن ڈرامیٹک کلب کی لاہور میں آمد"، "۱۸۸۷ء کی دو ڈرامہ کمپنیاں لاہور میں" مضامین بھی اسی دور کی یاد ہیں۔ انہوں نے ۱۹۶۲ء میں بی۔اے کا امتحان گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور سے اردو، تاریخ اور سیاسیات کے اختیاری مضامین کے ساتھ پاس کیا۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے اپنی زندگی کے اس دور کو باقاعدہ ادبی زندگی کے آغاز کا دور کہا ہے:

> "میری باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۶۲ء میں ہوا، جب میری نظم "خزاں کی شاعری" شائع ہوئی۔ اس نظم کو ناصر کاظمی نے ۱۹۶۲ء کی بہترین

> نظموں میں شامل کیا تھا۔ یہ انتخاب حلقۂ ارباب ذوق نے شائع کیا تھا۔ اس زمانے میں میرے لیے یہ اعزاز کی بات تھی۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ تھی کہ ناصر کاظمی خود مجھ سے ملنے کے لیے میرے کالج آئے اور اس نظم کی انہوں نے مناسب تحسین کی۔"(۳)

ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے اسلامیہ کالج سول لائنز سے بی۔اے کرنے کے بعد اورئینٹل کالج میں ایم۔اے اردو میں داخلہ لیا۔ جہاں پر پروفیسر حمید احمد، افتخار صدیقی، سجاد باقر رضوی، سید وقار عظیم اور ڈاکٹر عبادت بریلوی جیسے اساتذہ سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ انہوں نے ۱۹۶۴ء میں ایم۔اے اردو کا امتحان فرسٹ ڈویژن کے ساتھ پاس کیا۔ یونیورسٹی میں ان کی دوسری پوزیشن تھی۔ انھوں نے ایم۔اے اردو کا مقالہ ڈاکٹر وحید قریشی کی نگرانی میں "جدید اردو شاعری میں علامت نگاری" کے عنوان سے لکھا جو بعد ازاں کتابی صورت میں شائع ہوا۔ علمی و ادبی حلقوں میں اسے خاص پذیرائی ملی کیوں کہ جس دور میں یہ مقالہ لکھا گیا اس وقت جدید اردو شاعری میں علامت نگاری کے حوالے سے کسی بھی قسم کا کوئی کام نہیں ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مقالہ میں ہمیں علامت نگاری کے حوالے سے مغربی مصنفین کے حوالے تو ملتے ہیں جب کہ اردو مصنفین میں کسی ایک کا بھی حوالہ نظر نہیں آتا۔

ایم۔اے کے بعد ڈاکٹر سید عبداللہ نے ڈاکٹر تبسم کاشمیری کو ازراہِ ہمدردی ایک رقعہ دے کر ایچی سن کالج بھیج دیا کہ جب تک کوئی اچھا انتظام نہ ہو جائے وہاں درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیے جائیں۔ لیکن وہاں کے ماحول سے ذہنی ہم آہنگی نہ ہو سکی:

> "جنوری ۱۹۶۵ء میں میرا ایم۔اے کا نتیجہ آیا تھا تو ڈاکٹر سید عبداللہ نے مجھے ایک خط دیا اور یہ کہا کہ آپ ایچی سن کالج چلے جائیے اور جب تک کوئی اچھا انتظام نہیں ہوتا وہاں پڑھایئے۔ وہاں میں نے فروری اور مارچ میں پڑھایا وہاں ساڑھے آٹھ بجے کلاس شروع ہوتی تھی اور ہفتے میں تین دن سپورٹس کی ڈیوٹی بھی ہوتی تھی اور مہینے میں ایک دفعہ پورے کالج کا بھی چکر لگانا ہوتا تھا مجھے یہ بہت عجیب لگتا تھا کہ شام کا وہ وقت جب میرے دوست ٹی ہاؤس وغیرہ میں بیٹھتے ہوتے تھے تو مجھے سپورٹس کی ڈیوٹی کے لیے جانا پڑتا تھا میں کہتا تھا کہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔"(۴)

لہٰذا یہ نوکری چھوڑ دی۔ ۱۹۶۵ء میں پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ ادبیات قائم ہوا۔ ان دنوں ہنگامی حالات کے باعث نوکری آسانی سے نہ ملتی تھی۔ شعبہ تاریخ ادبیات میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی سلیکشن ہو گئی ان کے ساتھ اکرام چغتائی بھی شریک تھے۔ لیکن یہ کام مستقل نہیں تھا۔ یہ ایک منصوبہ تھا جو کچھ مدت بعد ختم ہو جانا تھا۔ چنانچہ اگست ۱۹۶۶ء میں گروپ کیپٹن فیاض محمود جو اس شعبہ کے انچارج بھی تھے انہیں استعفیٰ دے دیا۔ اسی دوران اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں لیکچرر کی چار آسامیاں خالی ہوئیں۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے بھی نوکری کے کے لیے درخواست دی لیکن فرسٹ ڈویژن ہونے کے باوجود ان کی سلیکشن نہ ہو سکی جس سے ان کو ذہنی صدمہ ہوا کیوں کہ جن لوگوں کی سلیکشن ہوئی ان میں سے کوئی بھی فرسٹ ڈویژن نہ تھا۔

۱۹۶۶ء میں ایم اے او کالج میں ایک آسامی خالی ہوئی۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری انٹرویو دینے گئے تو سلیکشن کمیٹی میں موجود ان کے والد کے دوست نے انہیں پہچان لیا۔ انٹرویو کے بعد جب ڈاکٹر تبسم کاشمیری پینل سے نکلے تو انھوں نے ایک آواز سنی "اوئے رکھ لوایہہ تے امرتسری کشمیری پٹھ اے" اس آواز کے ساتھ ہی انہوں نے سوچا کیا امرتسری کشمیری پٹھ ہونا کوالیفیکشن ہے؟ انھوں نے ایم اے او کالج میں ستمبر ۱۹۶۶ء سے اپریل ۱۹۶۸ء تک ڈیڑھ سال فرائضِ منصبی سرانجام دیے۔ ان ڈیڑھ سالوں کو وہ اپنی زندگی کا خوبصورت زمانہ قرار دیتے ہیں۔ اس وقت ڈاکٹر دلاور حسین کالج کے پرنسپل تھے ان کے ساتھ ہر وقت کھانا پینا، کرکٹ کی باتیں ہوتی رہتی تھیں، پڑھنا پڑھانا برائے نام تھا۔ اپریل ۱۹۶۸ء میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی سلیکشن اورئینٹل کالج میں ہو گئی جہاں انہوں نے غیر ملکیوں کو اردو پڑھانے کے فرائض سرانجام دیے۔

۱۹۶۹ء تک انھوں نے اپنا پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ بعنوان "غلام ہمدانی مصحفی: حیات و فن" بھی مکمل کر لیا تھا۔ لیکن جمع نہ کرا سکے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "یہ Revolutionary دور تھا۔ سیاسی حالات ناساز تھے اور پیپلز پارٹی کے جلسے جلوس کثرت سے ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کی میں مقالہ مکمل ہونے کے باوجود جمع نا کرا سکا۔"(۵)

۱۹۷۳ء میں جب ملکی حالات میں کچھ بہتری آئی تب انہوں مقالہ جمع کرایا اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ دسمبر ۱۹۷۳ء میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی شادی گلفشاں تبسم سے ہوئی جو لاہور کالج کی گریجوایٹ پڑھی لکھی، معزز سلیقہ شعار اور گھریلو خاتون ہیں۔ ان کے متعلق میاں غلام مصطفی خاں اپنے ایم فل کے مقالہ میں لکھتے ہیں:

> "ڈی۔ ایچ۔ اے لاہور میں واقع خوبصورت، صاف ستھرا، آرٹ کے مختلف شاہکاروں سے مزین فن تعمیر کا شاہکار گھر آپ کی اہلیہ محترمہ کی لیاقت، سمجھداری اور سلیقہ شعاری کا منہ بولتا ثبوت ہے جو انہوں نے تبسم صاحب کی غیر موجودگی میں بنوایا بھی اور سجایا بھی۔"(۶)

۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی والدہ وفات پا گئیں۔ دسمبر ۱۹۸۱ء ڈاکٹر تبسم کاشمیری بطور وزٹینگ پروفیسر اردو، اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز، اوساکا، جاپان چلے گئے۔ اس دوران ان کے تحقیقی و تنقیدی مضامین مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے اس کے علاوہ ان کی تخلیقات، جاپان میں اردو، نوحے تخت لہور کے (شاعری)، کاسنی بارش میں دھوپ (شاعری)، آبِ حیات کی تدوین، ادبی تحقیق کے اصول، قصبہ کہانی (ناول)، لاراشد، باز گشتوں کے پل پر (شاعری)، پرندے پھول تالاب (شعری کلیات)، اردو ادب کی تاریخ کے علاوہ اردو جاپانی ڈکشنری بھی قیام جاپان ہی کی یاد ہیں۔ اپریل ۲۰۰۵ء میں وہ جاپان سے واپس پاکستان آ گئے۔ ۲۰۰۶ء میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے بطور ایچ۔ ای۔ سی ایمی نینٹ سکالر کے یونیورسٹی آف ایجوکیشن لوئر مال کیمپس میں ملازمت اختیار کی۔ مئی ۲۰۰۹ء میں انھوں نے یونیورسٹی آف ایجوکیشن کو خیر باد کہا اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں بطور وزٹینگ پروفیسر اردو تعینات ہوئے عمر کا تقاضا اور طبیعت کی ناسازی کے باعث سال ۲۰۱۹ء میں آپ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کو بھی خیر باد کہہ دیا۔ دم تحریر ڈی ایچ اے لاہور میں اپنے گھر میں مقیم ہیں اور کبھی کبھار ادبی محافل میں کسی خاص دعوت نامے پر علم کے موتے بکھیرنے تشریف لاتے ہیں۔

تصنیفاتِ ڈاکٹر تبسم کاشمیری

تحقیقی و تنقیدی سرمایہ:

۱۔ "جدید اردو شاعری میں علامت نگاری" لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۵ء

۲۔ "اقبال اور نئی قومی ثقافت" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء

۳۔ "شعریاتِ اقبال" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۸ء

۴۔ "شاگردانِ مصحفی" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۸ء

۵۔ "فسانۂ آزاد (ایک تنقیدی جائزہ)" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۸ء

۶۔ "گلزارِ نسیم (تنقیدی مطالعہ)" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۸ء

۷۔ "نئے شعری تجزیے" لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۸ء

۸۔ "جاپان میں اردو" اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء

۹۔ "ادبی تحقیق کے اصول" اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲ء

۱۰۔ "لا = راشد" لاہور: نگارشات، ۱۹۹۴ء

ترتیبی و تدوینی خدمات:

۱۔ "نظم آزاد" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۸ء

۲۔ "تاریخ ادب اردو (مع تعلیقات)" لاہور: علمی بک ہاؤس، ۱۹۷۸ء

۳۔ "نقدِ سرشار" لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۶۷ء

۴۔ "آبِ حیات (ترتیب، حواشی، تعلیقات)" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۹۰ء

۵۔ "اقبال، تصورِ قومیت اور پاکستان" لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء

۶۔ "عملی تحقیق" لاہور: پاکستان رائٹرز کو اپریٹو سوسائٹی، ۲۰۱۸ء

۷۔ "اردو ادب کے نامور محققین" لاہور: پاکستان رائٹرز کو اپریٹو سوسائٹی، ۲۰۱۸ء

ادبی تاریخ:

۱۔ "اردو ادب کی تاریخ (ابتداء سے ۱۸۵۷ء تک)" لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء

تخلیقی نثر:

۱۔ "قصبہ کہانی" (ناول)، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۳ء

شعری مجموعے:

۱۔ "تمثال" (نظمیں)، لاہور: المثال، ۱۹۷۵ء

۲۔ "نوحے تخت لہور کے" (نظمیں)، لاہور: مصباح سنز، ۱۹۸۵ء

۳۔ "کاسنی بارش میں دھوپ" (نظمیں)، لاہور: نگارشات، ۱۹۹۰ء

۳۔ "بازگشتوں کے پُل پر" (نظمیں)، لاہور: دستاویز، ۱۹۹۵ء

۴۔ "پرندے، پھول تالاب" (کلیات)، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۶ء

نگرانی و نظر ثانی:

1. -Urdu-Japanese Dictionary pp.1800, 2005, Tokyo (Supervision)

۲۔ "اشاریہ" تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند، اردو کی پانچ اور فارسی کی تین جلدیں، نظر ثانی کا کام، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۵ء

رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے مضامین:

۱۔ "لاہور پنچ" لاہور کا ایک مزاحیہ اخبار، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۱۰، ۱۶ مئی ۱۹۶۰ء)

۲۔ ۱۸۸۷ء کی دو ڈرامہ کمپنیاں لاہور میں، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۲، جولائی ۱۹۶۰ء)

۳۔ سر سید کے قیامِ لندن کا ایک طویل خط، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۹، نومبر ۱۹۶۰ء)

۴۔ پریم چند کا فنی شعور، (کالج میگزین "فاران" گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور، شمارہ: ۶، دسمبر ۱۹۶۰ء)

۵۔ ۱۸۸۳ء میں پارسی اِلفنسٹن ڈرامیٹک کلب کی لاہور میں آمد، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۱۴، ۱۳، یکم و ۱۶ جولائی ۱۹۶۱ء)

۶۔ پاکستان کا پہلا اردو اخبار کوہ نور، (کالج میگزین "فاران" گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور، شمارہ: ۲، مئی ۱۹۶۳ء)

۷۔ انیسویں صدی میں پنجاب کا مزاحیہ اخبار "دہلی پنچ"، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۱۲، ۱۱، یکم و ۱۶ جون ۱۹۶۳ء)

۸۔ نظم-تیاگ کا تجزیاتی مطالعہ، ("ادبی دنیا" لاہور، شمارہ: دوازدہم، ۱۹۶۴ء)

۹۔ نئی شاعری نیا میتھڈ، نئی شاعری (ایک تنقیدی مطالعہ)، افتخار جالب (مرتبہ)، لاہور: نئی مطبوعات، ۱۹۶۶ء

۱۰۔ دیوانِ قصائدِ مصحفی، (ماہ نامہ "صحیفہ" لاہور، شمارہ: ۵۰، جنوری ۱۹۷۰ء)

۱۱۔ مصحفی کی شخصیت، ("اورینٹل کالج میگزین" پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۷۴ء)

۱۲۔ پروفیسر حمید احمد خاں۔ چند تاثرات، (کالج میگزین "فاران (یادگار نمبر)" گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور، مارچ ۱۹۷۵ء)

۱۳۔ راشد اور نیا آدمی، (ماہ نامہ "اوراق" لاہور، شمارہ: ۱/ ۲، جنوری، فروری ۱۹۷۶ء)

۱۴۔ حسرت-ماضی اور حال، (ماہ نامہ "نگار" (حسرت موہانی نمبر)، کراچی، شمارہ: ۴/ ۶، اپریل، جون ۱۹۷۶ء)

۱۵۔ ہم عصر ادب اور ثقافتی بدہئیتی، ("نیرنگِ خیال" ۱۹۷۶ء)

۱۶۔ فکرِ اقبال، ("اپنی زمین" لاہور، اپریل ۱۹۷۷ء)

۱۷۔ تحقیق کے طریقے، (ماہ نامہ "نگار" کراچی، اکتوبر ۱۹۸۱ء)

۱۸۔ نئی شاعری سے نئی نئی شاعری تک، (ماہ نامہ "ماہِ نو" لاہور، شمارہ: ۲، مئی ۱۹۷۷ء)

۱۹۔ حالی اور تاریخ کا مادی شعور، (سہ ماہی "ثقافت" اپریل ۱۹۷۷ء)

۲۰۔ اقبال اور نئی قومی ثقافت، (ماہ نامہ "ماہِ نو" لاہور، اگست ۱۹۷۷ء)

۲۱۔ مجید امجد، آشوبِ زیست اور مقامی وجود کا تجربہ، (ماہ نامہ "اوراق" (جدید نظم نمبر)، لاہور، شمارہ: ۷/ ۸، جولائی، اگست ۱۹۷۷ء)

۲۲۳۔ فکرِ اقبال کا دور اول (ثقافتی تجزیہ)، ("خیابان" (دانائے راز نمبر)، پشاور یونیورسٹی، پشاور، شمارہ: ۹، اکتوبر ۱۹۷۷ء)

۲۳۔ فسانۂ آزاد کی پرانی دنیا، (ماہ نامہ "اوراق" (خاص نمبر)، لاہور، شمارہ: ۱/ ۲، جنوری، فروری ۱۹۷۸ء)

۲۴۔ سرشار کی ایک قدیم تحریر، (ماہ نامہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ: ۱۲، فروری ۱۹۷۸ء)

۲۵۔ انجمن پنجاب کی شعری تحریک، سیاسی، سماجی اور تہذیبی پس منظر، (ماہ نامہ "ماہِ نو" (چالیس سالہ مخزن)، لاہور، جلد: ۱، جنوری ۱۹۷۸ء)

۲۶۔ شاگردانِ مصحفی، ("اورینٹل کالج میگزین" پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ: ۲۱۳، ۲۱۲، فروری، مئی ۱۹۷۸ء)

۲۷۔ اقبال اور ہمارا عہد، (ماہ نامہ "ماہِ نو" لاہور، ستمبر ۱۹۷۸ء)

۲۸۔ حالی کا نیا طرزِ احساس، (پندرہ روزہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ:۱، جنوری ۱۹۸۰ء)

۲۹۔ انجمن پنجاب، اورینٹل یونیورسٹی کی تحریک اور سر سید احمد خان، (سہ ماہی "مجلۂ تحقیق" یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۱۹۸۰ء)

۳۰۔ اردو ڈرامہ۔ اندر سبھا سے پارسی تھیٹر تک، (ماہنامہ، "نئی قدریں" حیدر آباد (سندھ)، شمارہ: ۱۹۸۰، ۳، ۴ء)

۳۱۔ مقدمہ "آب حیات"، (اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور، شمارہ: ۲۲۱، ۲۲۰

فروری، مئی، اگست، نومبر ۱۹۸۰ء)

۳۲۔ محمد حسین آزاد کا عالم دیوانگی، (ماہنامہ "اوراق" (سال نامہ)، لاہور، شمارہ: ۲/۳، فروری، مارچ ۱۹۸۱ء)

۳۳۔ سر سید احمد خان اور تھیوڈور بیک، (ماہنامہ، "نئی قدریں" حیدر آباد (سندھ)، شمار: ۱۹۸۱، ۶، ۵ء)

۳۴۔ بے معنویت سے معنویت کی طرف ایک طویل سفر، رشید امجد، فاروق علی، مرتبین، پاکستانی ادب (پہلی جلد)، راولپنڈی: فیڈرل گورنمنٹ سر سید کالج، مئی ۱۹۸۱ء

۳۵۔ میراجی کی شاعری کا آخری دور، (ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور، شمار: ۵، مئی ۱۹۸۱ء)

۳۶۔ مصحفی اور انشاء کا معرکہ، (ماہنامہ "نقوش" (ادبی معرکے نمبر)، لاہور، جلد: ۲، شمارہ: ۱۲۷، ستمبر ۱۹۸۱ئ)

۳۷۔ مصحفی اور سودا کا معرکہ، (ماہنامہ "نقوش" (ادبی معرکے نمبر)، لاہور، جلد: ۲، شمارہ: ۱۲۷، ستمبر ۱۹۸۱ء)

۳۸۔ ادب اور تحقیق، (پاکستانی ادب، مرتبین، رشید امجد م فاروق علی، جلد: ۵، جنوری ۱۹۸۲ء)

۳۹۔ مصحفی۔ بحیثیت نقاد اور تذکرہ نگار، (سہ ماہی "مجلہ تحقیق" یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، شمارہ: ۳، ۲، ۴، ۱۹۸۳ء)

۴۰۔ یوکان، جاپان کا زین شاعر، (ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور، ۱۹۸۵ء)

۴۱۔ جدید جاپانی شاعری، (سہ ماہی "نیا دور" (خاص نمبر)، کراچی، شمارہ: ۸۰۔۷۹، مارچ ۱۹۸۵ء)

۴۲۔ میراجی کی شاعری میں آر کی ٹائپل پیٹرن، (ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور، شمارہ: ۱، ۱۹۸۷ء)

۴۳۔ مجید امجد۔ آشوب زیست اور مقامی وجود کا تجربہ، (سہ ماہی "دستاویز" (مجید امجد نمبر)، راولپنڈی، شمارہ: ۵، اپریل، مئی، جون، ۱۹۹۱ء)

۴۴۔ افسانے کا نیا افق، (ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور، شمارہ: ۹، ستمبر ۱۹۹۳ء)

۴۵۔ کیمز: ابورواوائے، (سہ ماہی "ادبیات" (بین الاقوامی ادب نمبر ۳)، اکادمی ادبیات، اسلام آباد، شمارہ: ۴۰، ۳۹،

۱۹۹۷ء)

۴۶۔ ماچو پچو کی بلندیاں: تعارف، (سہ ماہی "ادبیات" (بین الاقوامی ادب نمبر ۳)، اکادمی ادبیات، اسلام آباد، شمارہ: ۴۰، ۳۹،

۱۹۹۷ء)

۴۷۔ میر کی ابتدائی زندگی کے دانش مند بوڑھے، (ماہنامہ "علامت" لاہور، شمارہ: ۵، فروری ۱۹۹۹ء)

۴۸۔ محمد صفدر میر کی یاد میں، (ماہنامہ "علامت" لاہور، شمارہ: ۷، اپریل ۱۹۹۹ء)

۴۹۔ بہادر شاہ ظفر "قفس" و "زنداں" کی علامتوں میں، (ماہنامہ "علامت" لاہور، شمارہ: ۶، مارچ ۲۰۰۰ء)

۵۰۔ قطب شاہی دور کا ادب ۱، (سب رس، حیدر آباد، انڈیا، جنوری ۲۰۰۲ء)

۵۱۔ قطب شاہی دور کا ادب ۲، (سب رس، حیدر آباد، انڈیا، فروری ۲۰۰۲ء)

۵۲۔ قطب شاہی دور کا ادب ۳، (سب رس، حیدر آباد، انڈیا، مارچ ۲۰۰۲ء)

۵۳۔ مرقع غالب، (ماہ نامہ "قومی زبان" انجمن ترقی اردو، کراچی، شمارہ:۶، جون ۲۰۰۳ء)

۵۴۔ جیلانی کامران کی تہذیبی روایت، (یونیورسٹی میگزین "راوی" (پہلا یونیورسٹی شمارہ)، جی۔ سی یونیورسٹی، لاہور، ستمبر ۲۰۰۳ء)

۵۵۔ پاکستان میں غالب شناسی، (سہ ماہی "سورج" انٹر نیشنل لاہور، شمارہ:۱، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۴ء)

۵۶۔ بنکاک میں اجنبی، ("تخلیقی ادب" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۳، جنوری ۲۰۰۶ء)

۵۷۔ غالب کی مغائرت۔ تفہیم غالب کا ایک دور، (سہ ماہی "صحیفہ" لاہور، شمارہ:۱۸۵، اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

۵۸۔ ولیم فریزر کا قتل، نواب شمس الدین اور لوک گیت فریجن، ("دریافت" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۵، ۲۰۰۶ء)

۵۹۔ اورل ہسٹری (Oral History) اور اردو ادب، ("دریافت" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۵، ۲۰۰۶ء)

۶۰۔ تفہیم غالب، ("غالب نامہ" دلی، ۲۰۰۷ء)

۶۱۔ اقبال کی غزل کی جہات، ("غالب نامہ" دلی، ۲۰۰۷ء)

۶۲۔ سن ستاون کی دلی، ("دریافت" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۶، اگست ۲۰۰۷ء)

۶۳۔ ادبی تاریخ کی تشکیل نو، ("تخلیقی ادب" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۵، جنوری ۲۰۰۸ء)

۶۴۔ انجمن پنجاب کی شعری تحریک (کچھ نئی اطلاعات)، (شش ماہی "بازیافت" شعبہ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۱۲، جنوری، جون ۲۰۰۸ء)

۶۵۔ دی گولڈن کام (The Golden Calm) ("دریافت" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۸، ۲۰۰۹ء) آخری مغلیہ دور کی دلی کی یادیں،

۶۶۔ اردو ادب کی تاریخ کیسے لکھی گئی؟، ("تخلیقی ادب" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۶، جون ۲۰۰۹ء)

۶۷۔ ۱۰ مئی اٹھارہ سو ستاون کی میرٹھ چھاؤنی، (شش ماہی "تحقیق نامہ" جی۔ سی یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۲۰۰۹، ۶ء)

۶۸۔ آبِ حیات، ہزار سالہ تہذیبی ثقافت، (سہ ماہی "صحیفہ" (محمد حسین آزاد نمبر)، مجلس ترقی ادب، لاہور، شمارہ:۱۹۷/ ۱۹۵، اکتوبر ۲۰۰۸ء تا جون ۲۰۰۹ء)

۶۹۔ اقبال کی غزل کی تین جہات، ("الحمراء" جون ۲۰۰۹ء)

۷۰۔ سر سید احمد خاں: انیسویں صدی کی میگا فورس، ("پین" پاکستان لٹریری جرنل، لاہور، جلد:۳، دسمبر ۲۰۰۹ء)

۷۱۔ ایک ادھوری سرگزشت، (سہ ماہی "معاصر" انٹر نیشنل لاہور، شمارہ:۵ تا ۱۲، مارچ ۲۰۰۸ء تا دسمبر ۲۰۱۰ء)

۷۲۔ شہر کے حلق میں اٹکی چیخ (دیباچہ)، (مجلہ "نقاط" فیصل آباد، شمارہ:۸، دسمبر ۲۰۰۹ء)

۷۳۔ آزاد انجمن پنجاب اور جدیدیت، (شش ماہی "بازیافت" شعبہ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۱۰ء)

۷۴۔ سن ستاون کی ابتدائی بغاوتیں، ("اردو نامہ" مجلس زبان دفتری پنجاب، سول سیکر ٹریٹ، لاہور، شمارہ:۱، ۳، ۴ جولائی ۲۰۰۹ء تا مارچ ۲۰۱۰ء)

۷۵۔ آزاد کا عالم دیوانگی، ("تخلیقی ادب" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، شمارہ:۷ جون ۲۰۱۰ء)

۷۶۔ محمد حسین آزاد: جنون اور رسائل جنون، (جرنل آف ریسرچ بہاالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان، شمارہ:۱۷، جون ۲۰۱۰ء)

۷۷۔ سر سید تحریک کی نئی معنویت، ("اردو نامہ" مجلس زبان دفتری پنجاب، سول سیکر ٹریٹ، لاہور، شمارہ:۳، ۲ اپریل ۲۰۱۰ء تا ستمبر ۲۰۱۰ء)

۷۸۔ محقق گر محقق، (شش ماہی "مخزن" (وحید قریشی نمبر)، قائد اعظم لائبریری، لاہور، شمارہ:۲۰۱۰، ۱۰ء)

۷۹۔ محمد حسن عسکری کی تنقید: اہم مباحث، ("دریافت" نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد، شمارہ:۱۰، جنوری۲۰۱۱ء)

۸۰۔ پنڈت من پھول: انجمن پنجاب اور وسط ایشیاء کی تاریخی مہم کا ایک ممتاز کردار، (سہ ماہی "معیار" انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، شمارہ:۵ جنوری، جون۲۰۱۱ء)

۸۱۔ راشد صدی: مسائل اور افکار، (شش ماہی "بازیافت" "شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۱۸ جنوری، جون۲۰۱۱ء)

۸۲۔ علامہ اقبال اور ڈاکٹر محمد رفیع الدین، ("اردو نامہ" مجلس زبان دفتری پنجاب، سول سیکرٹریٹ، لاہور، شمارہ:۳،۲ اپریل تا ستمبر۲۰۱۱ء)

۸۳۔ تنقیدِ راشد، (سہ ماہی "معیار" انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، شمارہ:۶ جولائی، دسمبر۲۰۱۱ء)

۸۴۔ راشد: تخاطب، خود کلامی اور مکالمے کی تکنیک، ("بنیاد" لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، لاہور، جلد:۲ شمارہ:۱، ۲۰۱۱ء)

۸۵۔ فیض کی نظم "منظر" ایک تجزیاتی مطالعہ، (شش ماہی "مخزن" قائدِ اعظم لائبریری لاہور، شمارہ:۲۰۱۱، ۲ء)

۸۶۔ اردو تحقیق کا ابتدائی دور (سر سید احمد خاں)، ("بنیاد" لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، لاہور، جلد:۲، شمارہ:۲۰۱۲، ۲ء)

۸۷۔ شہزاد صاحب، (شش ماہی "مخزن" (شہزاد احمد نمبر)، قائدِ اعظم لائبریری لاہور، شمارہ:۲۴، ۲۰۱۲ء)

۸۸۔ راشد کی شاعری کے داستانی عناصر (ایران میں اجنبی کے حوالے سے)، (سہ ماہی "معیار" انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، شمارہ:۷، جنوری، جون۲۰۱۲ء)

۸۹۔ میرا جی کی تلاش میں، (شش ماہی "بازیافت" "شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۲۱، جولائی تا دسمبر۲۰۱۲ء)

۹۰۔ منٹو کی وجودی اخلاقیات، (شش ماہی "تحقیقی زاویے" الخیر یونیورسٹی، بھمبر، کیمپ آفس، اسلام آباد، شمارہ:۱، جنوری، جون۲۰۱۳ء)

۹۱۔ منٹو اور موجودہ انسانی رویے، (سہ ماہی "معیار" انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، شمارہ:۲۰۱۳، ۹ء)

۹۲۔ انجمن پنجاب کی ایک نایاب رپورٹ (۱۸۶۹-۷۴ء)، (سہ ماہی "معیار" انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، شمارہ:۹، جنوری، جون۲۰۱۳ء)

۹۳۔ رشید حسن خاں اور تحقیق کا کلٹ (Cult)، (شش ماہی "بازیافت" "شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۲۲، جنوری، جون۲۰۱۳ء)

۹۴۔ میرا جی اور جدید نظم کی تفہیم کا فریم ورک، ("بنیاد" لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، لاہور، جلد:۴ شمارہ:۲۰۱۳ء)

۹۵۔ "موزیل" ("تناظر"، ۲۰۱۳ء)

۹۶۔ "بو" ایک استعارے کی تلاش، ("الحمراء" جنوری ۲۰۱۴ء)

۹۷۔ ارشد معراج: "دوستوں کے درمیاں" (پیش لفظ)، (ماہ نامہ "نمودِ حرف" لاہور، شمارہ:۷،۶،۵ جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۱۴ء)

۹۸۔ اردو غزل اکیسویں صدی میں (ظفر اقبال، نئی غزل اور مابعد)، ("لوح" اسلام آباد، ۲۰۱۴ء)

۹۹۔ مجید امجد: شاعری کے آخری دور کی معنویت، (شش ماہی "بازیافت" "شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ:۲۴

جنوری تا جون ۲۰۱۴ء)

۱۰۰۔ سمیع آہو جا: رونمائی میں ضم ہونے کا مجرم، (یاسمین حمید، مرتبہ، نیا اردو افسانہ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)

۱۰۱۔ حالی اور تاریخ کا عصری شعور، (شش ماہی "مخزن" قائدِ اعظم لائبریری، لاہور، شمارہ:۲۰۱۵، ۱ء)

۱۰۲۔ اوکتاویوپاز، (شگفتہ پروین، مرتبہ، اوکتاویوپاز (ادبی اور تنقیدی مطالعہ)، کراچی: بک ٹائم، ۲۰۱۵ء)

۱۰۳۔ بابو گوپی ناتھ: قحبہ خانوں کا راہب، ("بنیاد" لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، لاہور، جلد:۷، شمارہ:۷، ۲۰۱۶ء)

تبصرے:

ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے مضامین کے علاوہ کچھ کتب پر تبصرے بھی لکھے ہیں جو مختلف رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کتب کے نام، مرتبین و مصنفین اور جن رسائل میں یہ تبصرے شائع ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔	کلیاتِ قائم،	مرتبہ:	اقتدا حسن،	ادبِ لطیف، دسمبر ۱۹۶۴ء
۲۔	باغ و بہار۔ ایک تجزیہ،	از	وحید قریشی،	صحیفہ، شمارہ:۴۴، جولائی ۱۹۶۸ء
۳۔	نقدِ جان،	از	وحید قریشی،	ایضاً
۴۔	یورپ میں تحقیق مطالعے،	از	آغا افتخار حسین،	ادبِ لطیف، شمارہ:۱/۱۹۶۸، ۲ء
۵۔	نذیر احمد کی ناول نگاری،	از	انیس ناگی،	ایضاً
۶۔	تحقیق و انتقاد،	از	اکبر حیدری،	صحیفہ، شمارہ:۴۹، اکتوبر ۱۹۶۹ء
۷۔	میر انیس: بحیثیت رزمیہ شاعر،	از	اکبر حیدری،	ایضاً
۸۔	تذکرہ ریاض الفردوس،	از	محمد حسین شاہجہاں پوری،	ایضاً
۹۔	علامہ اقبال بھوپال میں،	از	عبد القوی دسنوی،	صحیفہ، شمارہ:۵۰، جنوری ۱۹۷۰ء
۱۰۔	فاروقی کے تبصرے،	مرتبہ:	شب خون کتاب گھر، الہ آباد،	ایضاً
۱۱۔	کلی اور کرن،	از	اطہر راز،	ایضاً
۱۲۔	میرے خیال میں،	از	نظیر صدیقی،	ایضاً
۱۳۔	نئے نام،	مرتبہ:	شمس الرحمن فاروقی، حامد حسین حامد،	ایضاً
۱۵۔	ازل سے،	از	ضیاء الحسن،	ادبِ طیف، شمارہ:۶، جون ۲۰۱۴ء

دیباچے/پیش لفظ/فلیپ:

ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے مندرجہ ذیل کتب پر دیباچے/پیش لفظ/فلیپ لکھے ہیں:

۱۔ (دیباچہ) افسانوی مجموعہ "رونمائی میں ضم ہونے کا مجرم" از سمیع آہو جا

۲۔ (دیباچہ) "اقبال شناسی عالمی تناظر میں" از ڈاکٹر شفیق عجمی

۳۔ (پیش لفظ/بیک فلیپ) شعری مجموعہ "شاخِ آہو" از ڈاکٹر محمد خاں اشرف

۴۔ (پیش لفظ) تذکرہ "نسخہ دلکشا" مدون ڈاکٹر محمد ہارون قادر

۵۔ (پیش لفظ)شعری مجموعہ "دوستوں کے درمیاں" از ارشد معراج

۶۔ پیش لفظ / بیک فلیپ)"انسانی شخصیت کی تعمیر میں دعا کا کردار" از فرح

اداریے:

ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے زمانۂ طالب علمی میں گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز کے میگزین "فاران" کی ادارت کے فرائض سر انجام دیے۔ انہوں نے اس عرصہ میں شائع ہونے والے مندرجہ ذیل شماروں کے اداریے لکھے:

۱۔ (منظوم اداریہ)"فاران" جنوری ۱۹۶۲ء

۲۔ "فاران" جون ۱۹۶۲ء

۳۔ "فاران" فروری ۱۹۶۳ء

۴۔ "فاران" مئی ۱۹۶۳ء

اردو رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے انٹرویو / مکالمے:

۱۔ آزاد کوثری، "ادب میں معنی کی تلاش" (فیچر انٹرویو) لاہور: روزنامہ "جنگ" اگست ۱۹۸۵ء

۲۔ حسن رضوی، ڈاکٹر، "ترقی پسند تحریک کی سب سے بڑی دین سماجی شعور ہے" (مکالمہ) لاہور: روزنامہ "جنگ" ۷ اگست ۱۹۹۶ء

۳۔ احسن، ذوالفقار علی / محمد ایوب ﷲ، "ڈاکٹر تبسم کاشمیری" (انٹرویو) ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور، شمارہ:۶ جون ۲۰۰۴ء

۴۔ سلیم اختر، شیخ / اعجاز ہانس، "اکیسویں صدی کی غزل بیسویں صدی کی غزل سے مختلف ہوگی" (مکالمہ)، سہ ماہی "ادب عالیہ" شمارہ:۱، جموری، فروری، مارچ، ۲۰۰۵ء

۵۔ رؤف ظفر، "جاپان میں اردو ادب پر سب سے زیادہ کام ہو رہا ہے" (مکالمہ) لاہور: روزنامہ "جنگ" ۵ اگست، ۲۰۰۵ء

۶۔ اظہر غوری، "قدغن: معاشرے کو تنقیدی آزادی سے محروم کر دیتی ہے" (مکالمہ) لاہور: روزنامہ "اوصاف (سن ڈے میگزین)" ۲۵ نومبر، ۲۰۰۷ء

۷۔ شاہدہ تبسم، ظفر اقبال، اشفاق رضا، "ڈاکٹر تبسم کاشمیری سے چند باتیں" مجلہ "سخن" اورئینٹل کالج، لاہور، ۲۰۰۸ء

۸۔ "رسمیاتِ غزل نے شاعر کو غلام بنا دیا" (مکالمہ) روزنامہ "دنیا (سن ڈے میگزین)" ۲۲ جون ۲۰۱۴ء

حوالہ جات

۱۔ غلام مصطفی خاں، میاں، ڈاکٹر تبسم کاشمیری بطور محقق (مقالہ)، لاہور، جی۔ سی یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء، ص:۱ (غیر مطبوعہ)

۲۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، (انٹرویو)، قومی ڈائجسٹ، ماہ نامہ، لاہور، شمارہ:۶، جون ۲۰۰۴ء، ص:۸

۳۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، گفتگو، ادب عالیہ، ماہ نامہ، لاہور، شمارہ:۱، جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۵ء، ص:۹-۱۰

۴۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، (انٹرویو)، قومی ڈائجسٹ، ماہ نامہ، لاہور، شمارہ:۶، جون ۲۰۰۴ء، ص:۱۲

۵۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری سے مقالہ نگار کا انٹرویو، بمقام، لاہور: جی۔ سی یونیورسٹی، ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۵ء (بروز منگل دوپہر ۳ بجے)

۶۔ غلام مصطفی خاں، میاں، "ڈاکٹر تبسم کاشمیری بطور محقق، ۲۰۰۵ء، ص:۱۲ (غیر مطبوعہ)

References in Roman Script:

1. Ghulam Mustafa Khan, Mian,Dr. Tabsum Kashmiri BatooR Mohaqiq, (Maqala), Lahore ,GC University, 2005, p:1 (Gair Matboa).
2. Tabsum Kashmiri, Dr.,(Interview), Qaumi Digest, Mah Nama, Lahore, Shumara,6,June 2004, p:8
3. Tabassum Kashmiri, Dr., Guftgo, Adab Aliya, Mah Nama, Lahore,Shumara:1, January, February, March 2005, pp: 9-10
4. Tabsum Kashmiri, Dr.,(Interview) Qaumi Digest, Mah Nama, Lahore,Shumara: 6, June 2004, p:12
5. Maqala Nigaar ka Dr. Tabsum Kashmiri se Interview, Ba-Maqam, Lahore,G. C University, October 13, 2015
(Tuesday at 3pm)
6. Ghulam Mustafa Khan, Mian, Dr. Tabsum Kashmiri Batoor Mohaqiq, p: 12 (Gair Matboa).